



اُسوۂ فاروقی

اسلامی عدل و مساوات ۳۰/۶۲

فاروق اعظمؓ نے ایک مرتبہ حج کے موقعہ پر لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا:
”اے لوگو! میں نے اپنے تمام گوزروں اور عمال کو اس لئے تمہارے پاس بھیجا
کہ یہ حق کو قائم کریں اور تمہارے مال، تمہاری جان، تمہاری عزت و آبرو کی حفاظت کریں
ان حکام کو اس واسطے نہیں بھیجا ہے کہ یہ تم کو تکالیف پہنچائیں اور تمہاری جان آبرو سے
کھیلین لہذا ان سے اگر کسی تم پر کوئی ظلم کیا ہو یا تم کو دھتایا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اس
اٹھ کر تفصیل بیان کرے۔ اس اعلان کے بعد ایک آدمی نے اٹھ کر کہا: امیر المؤمنین آپ
کے فلاں گوزرنے مجھے سو کوڑے مارے ہیں فوری تفتیش کے بعد آپ نے حکم دیا کہ تم اٹھ کر
میں بدلہ لے لو۔“

کاش! ہمارے موجودہ حکمران بھی ایسی مثالیں قائم کر سکتے۔!



انتظار حسین اسعد قادری

دروازے کھل گئے اور اللہ کو
سوالوں اور دعاؤں میں سب سے
زیادہ محبوب یہ ہے کہ بندے اس
سے عافیت کی دعا کریں۔ یعنی
کوئی دعا اللہ تعالیٰ کو اس سے
زیادہ محبوب نہیں۔

دعا کا مقام اور اس کی عظمت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَدُّ عَامٍ مَعَ الْعِبَادَةِ (ترمذی)
حضرت انسؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دعا عبادت کا مغز اور جوہر ہے۔
عبادت کی حقیقت تشریح ہے اللہ کے حضور میں خضوع اور تذلل اور اپنی بندگی و محتاجی کا مظاہرہ اور دعا کا جزو و کل اور اول و آخر اور ظاہر و باطن یہی ہے اس لئے دعا بلاشبہ عبادت کا مغز اور جوہر ہے۔
حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے رحمت کے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ
حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے یہاں کوئی چیز اور کوئی عمل دعا سے زیادہ عزیز نہیں۔ (جامع ترمذی سنن ابن ماجہ)
تشریح: جب یہ معلوم ہو چکا کہ دعا عبادت کا مغز اور جوہر ہے اور عبادت ہی انسان کی تخلیق کا اصل مقصد ہے تو یہ بات خود بخود متعین ہو گئی کہ انسان کے اعمال و احوال میں دعا ہی سب سے زیادہ محترم اور قیمتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و عنایت کو کھینچنے کی سب سے زیادہ طاقت اسی میں ہے
عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ

نقطہ نظر

نئی قیادت

پرائی توقعات

جنرل محمد ضیاء الحق منتخب صدر، جناب محمد حان جو نیچو وزیر اعظم کی حیثیت سے اور چاروں وزرائے اعلیٰ اپنے اپنے عہدوں کا حلف اٹھا چکے ہیں وفاقی کابینہ تشکیل پا چکی ہے اور ممکن ہے ان سطحوں کی اشاعت تک صوبائی وزارتوں کے بعض امیدوار بھی اپنی "منزل مقصود" تک پہنچنے میں کامیاب ہو چکے ہوں گے۔ نئی قیادت، پرائی قوم، نئے جال اور بعض پرانے شکاری بھی اس غیر جماعتی الیکشن ۸۵ء کی دوڑ میں آگے نکل آئے ہیں۔ سنا ہے کہ نوجوان اور نئے قیادت برسرِ اقتدار آئے ہیں جن کی رگوں میں دوڑنے والا تازہ خون سہانے خوابوں میں بسنے والی قوم کو مسائل و مشکلات کے معنور سے نکال کر برکنار سلامتی لے آئے گا۔ اتنا بھی ہو جائے تو بہت ہے۔ گمان تو نیک ہی رکھنا چاہئے مگر جس کمیپ کی حقوق کے حساب انتخابی بداعتدالیوں یعنی الیکشن میں متعینہ حدود سے حکم کھلا تجاوز کر کے پانی کی طرح روپیہ بہانے کے باعث صدر مملکت کو انہیں بچانے کے لئے قوانین میں تبدیلی کرنا پڑی وہ اپنی حیاتِ اقتدار میں قومی ریلی اور اخلاقی اقتدار میں خود کو ڈھانسنے کے بجائے اپنے مفاد اور بچاؤ کے لئے کیا کچھ نہیں بدل ڈالیں گے!



جلد ۳۰ شماره ۴۲

رئیس الادارہ
حضرت مولانا عبید اللہ نور علی

مجلس ادارت

مولانا محمد اجمل قادری
عبدالرشید انصاری
ظہیر میرا پید و کویت
انتظار حسین اسعد قادری

بصافہ: ۲/- روپے

پاکستان میں بذریعہ ڈاک
سالانہ ۵۲ شمارے ۸۰/- روپے
شمارہ ۲۶ شمارے ۲۵/- روپے

۲۶ جیل جیب ۱۴۰

اس ضمن میں کوئی حوصلہ افزا تو فعات نہیں ہیں اس لئے کہ: حشت اول چوں نہ معار کج تاثریائے رود دیوار کج جو لوگ غریبوں کا خون چوس چوس کر اپنے شیش محل تعمیر کرتے ہیں وہ خالصتاً ملک قوم کی خدمت کے پاک جذبے سرشار ہو کر لاکھوں روپیہ انتہات پر صرف کر دیں اور ان کے پیش نظر صرف اور صرف دین کی بالادستی کا قیام اور عدل و انصاف کی اعلیٰ اقدار کے تحفظ جیسے بلند مقاصد ہوں یہ مشکل تر امر ہے۔ دل ناداں کو تسلی تو دی جا سکتی ہے مگر واقعات دنیا میں ایسا ہونا قریباً ناممکن ہے۔ اس میں شک نہیں کہ بعض اچھے لوگ بھی سینٹ اور اسمبلیوں میں منتخب ہوئے ہیں مگر یہ بھی لائق تسلیم حقیقت ہے کہ روایتی و فیریوں اور چوہدریوں سرمایہ داروں کے علاوہ بعض متعصب فرقہ پرست عناصر بھی ناماندہ اداروں تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے اور کچھ چہرے تو بڑے مناصب پر جلوہ افروز ہو چکے ہیں۔ یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ ان عناصر کو یہاں تک پہنچانے میں بائیکاٹ کمپنی

کی بھی بڑی خدمات ہیں جس نے اچھے لوگوں کو انتخاب میں حصہ نہ لینے اور پھر اسے ووٹروں کو ووٹ نہ دینے کی ترغیب دی۔ ان کی زہرناکیوں سے ملک و ملت کو اللہ تعالیٰ بچائے گا مگر یہ لوگ جب تک برسر اقتدار رہیں گے ان کی مملاتی سازشوں اور جوڑ توڑ سے پاکستانی عوام کی امنگوں کا خون ہوتا رہے گا۔ ناہم ملک و ملت کا صحیح درد رکھنے والے منتخب نمائندوں اور شرکائے اقتدار پر بڑی بھاری ذمہ داریاں عائد ہو چکی ہیں ہم ان کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے تلی فرائض سے بطریق احسن عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ پوری قوم کو ان سے نہایت نیک توقعات ہیں۔ کسی نا اہل کی رہبری اور لیڈری کے نقصانات سے اللہ تعالیٰ پاکستان کو محفوظ رکھے۔ صحابی رسولؐ فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ”ایک ہزار لائقوں کی غلطی سے اس قدر نقصان نہیں ہوتا جتنا ایک نالائق کے صاحب اختیار بن جانے سے ہوتا ہے۔“

وزیر اعظم جناب محمد خاں جوینجو بڑے زیرک اور محفطیے دل و دماغ کے آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ ہمارے نزدیک آنے والا وقت ان کے لئے اپنے دامن میں بڑے چیلنج لا رہا ہے۔ دل اور خارجی اعتبار سے انہیں بڑے نازک مسائل کا سامنا کرنا ہو گا۔ قادیانیوں اور کمیونسٹوں کے علاوہ خارجی اشاروں پر امن شکن تحریکیں چلانے والے عناصر بھی اس صورت حال سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ مگر ایک بات صدر مملکت اور جناب وزیر اعظم کی خدمت میں عرض کر دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ مارشل لا کے ڈنکے والی حکومت کو آٹھ سال تک اسلامیان پاکستان نے صرف اس لئے برداشت کئے رکھا ہے کہ فوجی حکمران ملک کے اساسی نظریہ سے اپنی گہری وابستگی اور اسلامی نظام حیات کی حکمرانی قائم کرنے کا عزم نہایت تسلسل کے ساتھ اعلان و اعادہ کرتے رہے ہیں۔ پاکستان کے مسلمانوں ممکن ہے اب بھی بے روزگاری مہنگائی، انتظامی عدم استحکام آئین مسائل اور اپنی گونا گوں (باقی ۱۲ پر)



عمارتیں کھڑی رہتی ہیں بنانے والے دفن ہو جاتے ہیں

انسان بندہ مخلوق نہیں، بندہ خدا ہے

بندگی کا حق ادا کرنا دنیا میں آنے والے ہر شخص کا فرض ہے

ام المہدیٰ عارث اسلام شہنشاہ حضرت مولانا عبید اللہ الزکریا کے ارشاد

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم: بسم اللہ الرحمن الرحیم: یَا اَیُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۝ خَاضِعٌ لِّی فِی عِبَادِی ۝ وَادْخُلِی جَنَّتِی ۝

(ارشاد ہو گا) اے اطمینان والی روح! اپنے رب کی طرف لوٹ چل۔ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔ پس میرے بندوں میں شامل ہو اور میری جنت میں داخل ہو۔

حضرات محترم! یہ دنیا آئی جانی اور فانی ہے۔ یہاں کوئی ہمیشہ نہیں رہے گا۔ جو آیا ہے اس کا آنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ چلا جائے گا۔ باقی رہنے والی ذات صرف اللہ کی ہے۔ دنیا میں ہر کوئی نئی عمارت بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ عمارتیں بنتی رہتی ہیں کچھ کھڑی بھی رہتی ہیں مگر بنانے والے بالآخر منوں مٹی تلے دفن ہو جاتے ہیں۔ موت ہی وہ حقیقت ہے جس کا انکار کرنے کی آج تک کسی کو جرأت نہیں ہوئی۔ مگر اس کے باوجود انسان اپنی آنکھوں پر غفلت کا پردہ ڈال لیتا ہے اور دنیا بنانے میں مست ہو جاتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ انسان دنیا میں اچھی سے اچھی زندگی بسر کرنے اور دنیا کو بنانے سوارنے میں وقت صرف کرتا رہتا ہے اور دنیا اس کو نکلنے کے وقت کا انتظار کرتی رہتی ہے۔ یہ رواں عدم کو ہے کارواں پر آگے پیچھے ہیں سب دواں چلے با رہے ہیں کشاں کشاں کوئی قسیدہ پیر و جوان نہیں مگر اس کے باوجود یہ دنیا اور نظام کائنات عبث اور فضول نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بنائی اور پیدا کی ہوئی کوئی چیز اس کا کوئی کام صکت اور مقصدیت سے خالی نہیں ہے۔

مومن وہ ہے جو کائنات کی حقیقت پر غور و فکر کرے۔ اپنے اور کائنات کی تخلیق کے متاسد کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔ اس بات کو سمجھ اور تسلیم کرے کہ یہ سیارگان سماوی سورج چاند ستارے پہاڑوں کے سبب ہیں مدفون معدنیات کے ذخائر، آبشار کا شور، دریاؤں کا بہاؤ، صحراؤں کی دشتیں اور سمندروں کی طغیانیوں یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے پیدا کیا ہے تاکہ وہ کائنات کی تعمیر و تعمیر کرنے آگ، پانی، بجلی، ہوا ہر چیز کو اپنے جائز مقاصد کے لئے استعمال کرے اور اپنے مسائل و مشکلات حل کرے۔

کائنات کی ہر چیز انسان کے لئے ہے مگر انسان ان کے لئے نہیں ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے پیدا کیا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ یعنی جنوں اور انسانوں کو ہم نے اپنی بندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ انسان بندہ مخلوق نہیں بندہ خدا ہے اسے چاہئے کہ بندگی کے تقاضوں کو پہچانے اور بندگی کا حق ادا کرے۔

بندہ آمد برائے بندگی زندگی بے بندگی شرمندگی انسان دنیا کو خوش رکھنے اور اپنے نفس کی چاہنیں پوری کرنے کے لئے اپنے رب، رسول کے حکموں پر عمل نہیں کرتا۔ دین کے خلاف اس لئے عمل کرتا ہے تاکہ اپنی اٹلی عقل کے مطابق دنیا کے سامنے شرمندہ نہ ہو۔ اسے مارا رکھنے، شادی بیاہ کی رسمیں چھوڑنے ہیں

انسان دنیا بنانے میں وقت صرف کرتا رہتا ہے۔ اور دنیا اسے کونکالنے کے وقت کے انتظار میں رہتی ہے۔

شرم محسوس ہوتا ہے حالانکہ اگر وہ شرمندگی سے بچنا چاہتا ہے تو اسے قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ساری مخلوق کے سامنے شرمندگی اٹھانے سے بچنے کا انتظام کرنا چاہئے۔ جب کوئی دنیا کی نظروں سے چھپ کر گناہ کرتا ہے تو قدرت ہمتی ہے اسے بندے! تو نے اپنے رب کو دنیا سے بھی کمتر جانا کہ تو نے لوگوں کی نظروں سے تو چھپنے

کوشش کی مگر یہ احساس نہ کیا کہ میرا رب بھی مجھے دیکھ رہا ہے۔ امام مظلوم سیدنا عثمان ذوالنورینؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے اور اس کے حکموں کے خلاف زندگی گزارے اس کو چاہئے کہ خدا کی کائنات سے باہر نکل جائے۔ اگر اس حقیقت پر ایمان کی اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی ہے کہ اللہ ہمارا رب ہے اور ساری کائنات اس نے بنائی ہے وہی اسے کالک ہے تو پھر یہ بھی مان لیجئے کہ اس کے حکموں کی تعمیل اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ کی پیروی کے بغیر گزارہ نہیں۔ جو شخص اپنے نقصان سے ڈرتا ہے بیوی بچوں، دوستوں رشتہ داروں، اپنے افسروں اور حاکموں کو خوش رکھنے کی کوشش کرتا ہے مگر دین و شریعت پر عمل نہیں کرتا اس کا مطلب ہے کہ اسے اور سب کا ڈر ہے صرف اللہ کا ڈر خوف نہیں ہے اس کا اسلام کا دعویٰ محض دکھاوا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ریاکاری سے بچائے۔ ریاکاری سے

شرک خفی ہے اور شرک نافی بل یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں معافی جرم ہے خواہ کسی پیغمبر کا اللہ کا ڈر اور خوف پیدا کرے باپ یا بیٹا کیوں نہ شرک کرے اور اس کی حاکمیت کبریٰ پر ایمان رکھے تو نجات ہو جائے گی۔ وہ خدا کے عذاب سے نہ بچ سکے گا۔

بہر حال یہ دنیا مسافر خانہ ہے۔ جس کے جانے کا نہر جب آگیا وہ چلا جائے گا، نہیں رہے گا۔ قیامت کے دن فیصلے ہو جائیں گے اور اس سے پہلے عالم برزخ ہے دونوں جگہ نیک اعمال کی برکت سے اللہ کا فضل کام آئے گا۔ برزخی زندگی میں روح کے ساتھ ان اعمال کا تعلق قائم رہتا ہے جو دنیا میں انسان کر کے گیا ہو۔ اگر کسی نے قرآن پاک حفظ کرنے کا ارادہ کیا مگر پورا قرآن مجید یاد کرنے سے پہلے مر گیا تو فرشتے اسے یاد کرا دیں گے اگر کسی نے خودکشی کی ہے تو جس طریقہ سے اس نے اپنی جان کو قتل کیا ہے۔ وہی تکلیف اسے ضرر ملتی رہے گی۔ اصل بات

میرے جسم کی راکھ کو سمندر، صحرا، جنگلوں میں دور دور بکھیر دو۔ مگر اللہ تعالیٰ نے پانی اور ہوا کہ اس کے جسم کی راکھ ایک جگہ جمع کرنے کا حکم دے دیا۔ اس سے سوال ہوا کہ تو نے خلافت شریعت یہ حرکت کیوں کی۔ اس نے جواب دیا۔ "محض اللہ کے خوف سے" اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "اگر یہ مجھ سے ڈرتا ہے اور میرے ڈر کی وجہ سے اس نے ایسا کیا ہے تو میں اسے معاف کرتا ہوں۔"

بعض لوگ رسم و رواج چھوڑ کر دین پر عمل اس لئے نہیں کرتے تاکہ دنیا کی نظروں میں شرمندہ نہ ہوں۔ مگر آخرت کے دن کی رسوائی اور اپنے رب کے سامنے شرمندگی اٹھانے سے نہیں ڈرتے۔

اور خوف موجود تھا اس لئے جب اس کا آخری وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ ساری زندگی جیسے میری زندگی گذری ہے مجھے معلوم ہے اب اگر میں فرشتوں کے قابو آگیا تو میرا برا حشر ہوگا۔ بس ایک ہی صورت ہے کہ تم میرے انتقال کے بعد میری لاش کو جلا ڈالو اور یہ ذکر الہی کی مجلس بھی اس کی رحمتوں کو اپنی گنہگار (باقی ۱۲ پر)

زندگی اور موت

کائناتی ہے زندگی کے پاؤں کی زنجیر موت
کیسے کیسے خوشنما خوابوں کی ہے تعبیر موت
عمر بھر کی کش مکش کا ماں یہی انجام ہے

زندگی اک خواب ہے، اس خواب کی تعبیر موت
اس سے بڑھ کر کون کر سکتا ہے شرح زندگی
ہے کتاب زندگی کی بہترین تفسیر موت
زندہ رہنے کی ہوس ہو بھی تو کس اُمید پر
جبکہ ہر اک سانس کے ہے ساتھ دامن گیر موت
موت ہی ہر اک مریضِ غم کا ہے واحد علاج
ہر مرض کے واسطے ہے بالیقین اکیر موت
اے خدا! تیرے ہی ماتحتوں میں ہے موت اور زندگی

خبر دے زندگی تو خوش نما تصویر موت
عقل و دانش کی ہر اک تدبیر پر غالب ہے یہ
زندگی تدبیر ہے آزاد! اور تفتدیر موت

۲۶ فروری ۱۹۸۵ء — حکیم آزاد شیرازی



کوئی منتشر اور کمزور قوم باوقار حیثیت دنیا میں زندہ نہیں رہ سکتی
دوس پاکستان کو دھمکیاں دے رہا ہے مارکیہ کا روٹی بھی کھانے نہیں

تمام کافروں میں مسلمانوں کی مقابلہ ملتِ احمدی

پاکستان اپنے دفاع کے لئے توپ کا گولہ بھی بناتا ہے — تو
بہودہ ہندو کو وہ ایم بھم نظر آنے لگتا ہے

بانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبدالرشید انصاری نور دامت برکاتہم

الحمد لله وكفى وسلا
على عبادة الذين اصطفى
اما بعد : فاعوذ بالله
من الشيطان الرجيم : بسم الله
الرحمن الرحيم :-
وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ
جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا
جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ
حَرَجٍ هُوَ مَنَّكُمْ اِيَّاكُمْ
هُوَ سَمِعُكُمْ الْمُسْلِمِينَ ه
مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا يَكُونُ
الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ
وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى
النَّاسِ فَاَقِمُوا الصَّلَاةَ
وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا
بِاللَّهِ هُوَ مَوْلاكُمْ ج
فَنِعْمَ الْمَوْلى وَنِعْمَ النَّصِيرُ ه
اور اللہ کی راہ میں کوشش

کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا
حق ہے۔ اس نے تمہیں پسند کیا
ہے اور دین میں تم پر کسی طرح
کی سختی نہیں کی۔ تمہارے باپ
ابراہیم کا دین ہے۔ اسی نے
تمہارا نام پہلے سے مسلمان رکھا
تھا۔ اور اس قرآن میں بھی تاکہ
رسول تم پر گواہ بنے اور تم
لوگوں پر گواہ بنو۔ پس نماز
قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔
اور اللہ کو مضبوط ہو کر پکڑو
وہی تمہارا مولیٰ ہے پھر کیا ہی
اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا
مددگار ہے۔“

حضرات محترم! دینے
اسلام، دین جہاد اور دین اتحاد
ہے۔ اگر ملت متحد نہ ہو تو وہ
نہ دشمن کے کفر اور ظلم کے خلاف

جہاد کر سکتی ہے اور نہ ہی
ایک باوقار قوم کی حیثیت سے
زندہ رہ سکتی ہے۔ کسی جمعیۃ
سے اللہ تعالیٰ کے دین کی فوج
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی تعلیمات اور سنت کی انقلاب
آفرین مبلغ بننے کی توقع اس
وقت تک وابستہ نہیں کی جا
سکتی جب تک کہ وہ اصول
اتحاد پر کاربند ہو کر مصروف
جہاد نہ ہو۔ اور جہاد کیا ہے؟
جہاد کا مطلب ہے حق کے لئے
کوشش اور جہد و جہد، جہاں
بھی ضرورت ہو اس کو انجام دیا
جائے اور اس کے انجام دینے
کی اپنے اندر صلاحیت پیدا کی
جائے۔ مگر لوگوں نے جہاد کا
معنی قرار دیا ہے "لڑائی اور فساد"

جو اسلام میں سلام ہے اللہ تعالیٰ نے منافقوں کو فتنہ باز اور فساد قرار دیا ہے اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلٰكِنْ لَا يَشْعُرُونَ۔ دین کے لئے اور حق کی بالائے قائل کرنے کے لئے جو بھی کوشش کی جائے وہ جَاهِدُ وَاِنِیْ اللّٰهُ حَقَّ جِهَادُہ کی تعمیل شمار ہوتی ہے۔ کسی کو برائی کے نقصانات بتانا تاکہ وہ برائی سے باز آجائے اور نیکی کے فوائد و اہمیت

ایک وقت وہ تھا جب حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ نے کفرستان ہند کو اسلامی ہند بنایا تھا اور ایک دن آج کا ہے کہ جہاں وہ پیدا ہوئے

سیستان و سنجر میں روسی ٹینک دندناتے پھر رہے ہیں۔۔۔

سمجھانا تاکہ دوسرا بھی اس پر عمل کرے یہ بھی جہاد ہے۔ تبلیغی جماعت بھی جو جدوجہد کرتی ہے وہ جہاد ہی کی ایک شکل ہے۔ اپنی غلط سوچ اور ناجائز خواہشات کو ترک کر کے راست فکر اور جائز امور کی راہ پر گامزن ہونا بھی جہاد ہے۔ اور ضرورت آ پڑے تو سرکب ہو کر کفر کی فوجوں کو شکست

میری غاڑ اور میری قربانی (جہاد)
اور میرا جینا اور میرا سنا سب
اللہ کے لئے ہے جو پروردگار
ہے تمام جہانوں کا۔

لی ہے اور اب روسی حکمران
پاکستان کو بے وطن مہاجرین کی
مدد سے دستبردار کروانے کے
لئے دھمکیاں دے رہے ہیں۔

امن عالم کے تحفظ کی ضمانت ہے
تو پاکستان یا عراق کی فوج کے
پاس ایٹم بم آجانے سے دنیا
کا امن کیوں تباہ ہو جائے گا،

لاش! ہمارے اندر ایک بار
پھر محمد بن قاسم اور شہدائے بالاکوٹ
کا جذبہ جہاد پیدا ہو جائے۔ ایمان
کی چنگاری پھر شعلہ بنے اور غریب
کفر کو جلا کر ماکھ کر دے۔
لاش! ہم پھر طارق بن زیاد

کاش ! ہم پھر طارق بن زیاد کی طرح کشتیاں
محمد بن قاسمؑ اور شہدائے بالاکوٹ کا جذبہ پھر
ہمارے اندر پیدا ہو جائے۔

ایک وقت وہ تھا جب حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجیریؒ نے کفرستان ہند کو اسلامی ہند بنا دیا تھا اور یہ آج کا دن ہے کہ سیستان و سنجر جہاں وہ پیدا ہوئے وہاں روسیوں کے ٹینک دندناتے پھر رہے ہیں۔ تیس لاکھ انسانوں نے کیونسٹ فوج کے مظالم سے بچنے کے لئے اپنے آباء و اجداد کے وطن چھوڑ کر مجبوراً ہمارے ملک میں پناہ

ہے تو یہود و ہندو کو وہ ایٹم بم نظر آنے لگتا ہے اور پوری دنیا میں ہنگامہ کھڑا کر دیا جاتا ہے آخر کیوں؟ اہنسا کے پوجاریوں نے ایٹم بم بنانا اگر جانتے ہے تو مسلمان جو جہاد پر ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے ناجائز کیوں ہے؟ امریکہ، روس، چین، فرانس، بھارت اور انسانیت کے سب سے بڑے دشمن اسرائیل کے پاس ایٹمی اسلحہ کی موجودگی اگر

دینی فرائض کو بھلا دیا ہے وقت کے تقاضوں کو نہیں پہچانا ضرورت کے مطابق اپنے دفاع اور دشمن کے مقابلہ کی تیاری نہیں کی اور خدا کی راہ میں جہاد کا جذبہ سرد پڑ گیا ہے۔ آپ بتائیں کہ اگر افغانستان کے دینی طبقے متحد ہوتے۔ ملکی سیاست پر ان کا غلبہ ہوتا تو روسی ایجنٹ وہاں برسرِ اقتدار کیسے آسکتے تھے؟ اگر افغانستان اسلامی ملک کی

جیثیت سے طاقتور ملک رہتا۔ تو کیا روس کی فوجیں وہاں داخل ہو سکتی تھیں۔ روس کی فوجیں اسرائیل میں کیوں داخل نہیں ہو جاتیں۔ امریکہ کی فوجیں فرانس میں کیوں نہیں اتر آتی۔ یہ بنان میں اسرائیل جب چاہتی ہیں خالہ کا گھر سمجھ کر کیوں داخل ہو جاتی ہیں۔؟ کیونسٹ روس افغانستان سے واپس جانے کا کیوں نام نہیں لیتا؟ صرف اس لئے کہ مسلمان کمزور ہیں، عسکری قوت انہوں نے وہ مہیا نہیں کی جس کی آج ضرورت تھی۔ اور یہ آفاقی اصول ہے کہ کمزور قومیں اپنی آزادی زیادہ دیر تک برقرار نہیں رکھ سکتیں۔ کسی قوم کی عسکری کمزوری اس کی بقا و سلامتی اور آزادی کو موت کے دروازے میں داخل کرنے کے لئے کافی ہوا کرتی ہے۔

اپنی صفوں کو منظم اور متحد کریں عوام کے دینی شعور کو بیدار کریں اور نئی قیادت کے لئے اسلامی اقدار کے خلاف (خدا نخواستہ اگر ایسا ہو) چلنے کی تمام راہیں مسدود کر دیں اس لئے کہ ملک کی نظریاتی سرحدوں اور عوام کے دینی جذبات ہی کا اگر تحفظ باقی نہ رہا تو ملکی سرحدوں کی حفاظت کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو خصوصاً دینی رہنماؤں اور مسلم حکمرانوں کو ملکی و ملی فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خدا ہمیں عزت کے ساتھ زندہ رکھے۔ آمین !

بقیہ : مجلسِ ذکر اور مجبور و پریشان حال زندگی کی جانب متوجہ کرنے کی کوشش ہے اگر اللہ کی رحمت کا آفتاب ہمارے دلوں پر طلوع ہو گیا تو دل کا آئینہ اس کے نور سے ماہتاب بن جائے گا۔ دنیا کی فنا اور آخرت کی بقا کا یقین پیدا ہوگا اور قدرت کے ہر فیصلے، ہر کام پر دل راضی اور مطمئن ہو جائے گا۔ جو اپنے رب کے فیصلوں اور حکموں پر

تقدیر کے قابضی کا یہ فیصلہ ہے ازل سے ہے جو ہم ضعیفی کی سزا مرگ و مفاجات اب ان حالات میں پاکستان پر بڑی بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور پاکستان کے اندر حکومت اور انتظامیہ کے علاوہ دینی طبقوں خصوصاً علماء حق کا فرض ہے کہ وہ سب سے پہلے

جامع مسجد شیرانوالہ میں
آیت کریمہ
۲۵ اپریل - بعد نماز مغرب پڑھی جائے گی۔

اسلام میں عبادت کا نظام

ظہیر احمد تاج صاحب

اسلام تمام دنیا میں بسنے والی قوموں کا مذہب ہے اس کی تعلیم امیر، غریب، کالے گورے اور شہری دیہاتی سب کے لئے ایک ہے۔ یہ بات اسلام کے سوا اور کسی مذہب میں نہیں ہے کہ ایک کام کرنے سے دین اور دنیا دونوں کی بھلائی حاصل ہوتی ہو۔ اسلام آخرت کی زندگی کی تیاری پر زور دیتا ہے۔ کیونکہ وہ ہمیشہ کی زندگی ہے لیکن آخرت کے لئے نیکیاں جمع کرنے کے وہ طریقے اور وہ عبادتیں سکھاتا ہے جن سے دنیا کی زندگی خود بخود اچھی ہو جاتی ہے۔ پھر عبادت کا بھی ایسا نظام مقرر کیا ہے کہ تمام ملکوں کے رہنے والے ایک جیسا فائدہ اٹھا سکیں۔

روزوں کو دیکھو کبھی جاڑ میں آتے ہیں، کبھی گرمی میں برسوں کا حال یہ ہے کہ ایک ملک میں سردی کا موسم ہے تو دوسرے میں انہی دنوں گرمی کا، کہیں برسات ہے تو کہیں ٹوچل رہی ہے اس لئے چاند کے مہینوں کو مقرر فرمایا تاکہ تمام ملکوں والے سال بھر میں عبادت کرنے میں گرمی سردی کے لحاظ سے برابر کے شریک رہیں۔ اگر سورج کے مہینوں کو اختیار کرتے تو تمام ملکوں کے لئے عبادت کی ایک جیسی صورت باقی نہ رہتی۔ مثلاً روزوں کے لئے اگر جنوری کا مہینہ مقرر کیا جاتا تو ان دنوں ہمارے ملک میں سخت سردی ہوتی ہے اور آسٹریلیا کے کئی علاقوں میں ہمیشہ گرمی میں۔ اور یہ بات مساوات کے خلاف ہوتی۔ چاند کے مہینے مقرر کرنے میں ایک اور فائدہ یہ بھی ہے کہ سورج کی تابانیوں کا اندازہ ہر شخص نہیں لگا سکتا۔ یعنی سورج کو دیکھ کر ہم نہیں بتا سکتے کہ آج فلاں تاریخ ہونی چاہئے۔ اسی طرح ایک ملک سے دوسرے ملک میں جا کر اور سورج کو دیکھ کر مہینہ کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ سورج کے مہینوں کا حساب سائنس کے عالموں کے سوا عام لوگوں کے بس کی بات نہیں ہے لیکن اسلام سب کا مذہب ہے، اس لئے اس کا سکھایا ہوا دنیا اور دین کا نظام ایسا ہے جو سب کی سمجھ میں آ سکے۔ چاند کو گھٹتا بڑھتا دیکھ کر گنوار سے گنوار شخص بھی تاریخ کا اندازہ لگا سکتا ہے۔

سال بھر میں ایک مہینہ (رمضان) کے روزوں کی عبادت کے علاوہ دوسری بڑی عبادت نماز ہے۔ اس عبادت کا نظام بھی سب لوگوں کے لئے ایک جیسا ہے۔ ہر روز پانچ مقررہ وقتوں پر نماز پڑھی جاتی ہے اور یہ پانچ وقت ایسے مقرر کئے جن میں غار ادا کرنے سے خوشی حاصل ہوتی ہے اور جسم کو آرام ملتا ہے۔ دوسرے ان کے ذریعے مسلمان کو وقت کی پابندی کا عادی بنانا مقصود ہے۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء کے وقتوں کو الگ الگ دیکھو۔ رات بھر سونے کے بعد صبح ہوتے ہی انسان جاگتا ہے، ہاتھ منہ دھوتا ہے۔ گویا وضو

PC/E 5.7

خود ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ
حضرت ابوسفیانؓ کی بیٹی اور حضرت
معاویہؓ کی بہن تھیں۔ ابوسفیانؓ کے
حضرت عباسؓ عم رسولؐ سے بہت
گہرے دوستانہ تعلقات تھے ان کی
سفارش اور مداخلت سے نہ صرف
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جرم
معاف کر دیا بلکہ حضرت عمرؓ کی تلوار
سے بھی بچ گئے پھر تائید ایزدی سے
مشرق باسلام ہو گئے۔ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم حج پال اور خاندانی عظمت
شناس تھے۔ آپ نے ان کا اعزاز
بڑھانے کے لئے ابوسفیانؓ کے گھر
کو بیت الامن قرار دیا کہ جو شخص ان
کے گھر چلا جائے وہ مامون ہے۔
(بخاری ابواب فتح مکہ)
ان کے بیٹے معاویہؓ کو کاتب
وحی بنایا اور
ابوسفیانؓ کو حنین کے مال غنیمت سے
۱۰۰ اونٹ عطا فرمائے۔
فتح مکہ کے بعد اموی خاندان
کے ایک رکن عقاب بن اسید کو
مکہ کا گورنر مقرر فرمایا۔ اور مکہ عقاب
تم کو معلوم ہے کن لوگوں کا میں نے
تم کو عامل بنایا ہے اہل اللہ کا۔ اگر
مکہ والوں کے لئے تم سے زیادہ موزوں
آدمی نظر آتا تو اس کو بناتا۔

حضرت ابوبکرؓ نے بھی سنت رسولؐ کے
طور پر اس خاندان کے اعزاز کا خیال
رکھا۔ چنانچہ شام کی فوج کشی میں ابوسفیانؓ
کے بیٹے یزیدؓ کو فوج کے ایک حصہ
کا سردار بنایا۔ ان لوگوں نے بھی تلافی
مافات کی پوری کوشش کی اور گذشتہ
فوج کشیوں کا حق ادا کر دیا شام کے
جہاد میں ابوسفیانؓ کا پورا گھرانہ وہ
خود ان کے دونوں بیٹے یزیدؓ و معاویہؓ
ان کی بیوی ہندہؓ تک شریک تھیں
وہ میدان جنگ میں مسلمانوں کو
ابھارتی تھیں۔
فتح البلدان بلاذری ص ۱۳۲
شام کی لڑائیوں میں آل ابوسفیان
نے بڑے کارنامے دکھائے۔ دمشق
کی فتح کے بعد حضرت عمرؓ نے یزید
کو یہاں کا حاکم بنایا چند ہی دنوں
بعد عمواس کے تاریخی طاعون میں
ان کا انتقال ہو گیا تو ان کی جگہ ان
کے بھائی معاویہؓ کو مقرر کیا۔ حضرت
عثمانؓ نے ان کو اپنے عہد میں پورے
صوبہ شام کا والی بنایا۔ ان دونوں
زمانوں خصوصاً عہد عثمانی میں حضرت
امیر معاویہؓ نے بڑے کارنامے سر انجام
دئے۔ غزنیہ بنو امیہ کا گھرانہ ہر دور
میں نہایت ممتاز تھا۔
اس تفصیل سے بنو امیہ کے
متعلق وہ غلط فہمی اور بدگمانی دور
ہو جاتی ہے جو ایک خاص طائفہ کی

اس تفصیل سے بنو امیہ کے
متعلق وہ غلط فہمی اور بدگمانی دور
ہو جاتی ہے جو ایک خاص طائفہ کی

ابونعیم استنباتی کہتے ہیں آپ
حضورؐ کے کاتبوں میں سے تھے بہترین
کتابت فصاحت بردباری اور معزز
شان والے تھے۔
(تظہیر الجنان ص ۱۸)
حضرت صدیق اکبرؓ نے حملہ شام
کے وقت ایک دفعہ انہیں فوج کا
سپہ سالار بنایا۔ عرقہ کی فتح میں امیر معاویہؓ
ہی کا ہاتھ تھا قساریہ کی مہم سر کرنے کا
سہرا بھی۔ جس میں اسی ہزار رومی
کھیت رہے۔ انہیں کے سربراہ حضرت
فاروق اعظمؓ نے امیر معاویہؓ کو ان
کے بڑے بھائی یزید بن ابی سفیان
کے انتقال پر شام کا گورنر مقرر کیا پھر
آپ ہی نے حضرت عثمان ذوالنورینؓ
کے دور میں بحری بیڑا تیار کر کے رومیوں
سے جنگ کی اور حدیث نبویؐ کے
مصدق میں ضحیٰ ہوئے کیونکہ آپ
کا ارشاد ہے۔

”بحری فوج اور اسلامی بیڑا کے عنوان
سے رقمطراز ہیں۔
”حضرت عمرؓ بحری جنگ کے خلاف
ہو گئے تھے۔ امیر معاویہؓ نے ان سے
بارہا بحر روم میں فوجیں اتارنے کی
اجازت مانگی لیکن فارس کے تلخ تجربہ
کے بعد آپ نے اجازت نہ دی۔
آپ کے امیر معاویہؓ نے حضرت عثمانؓ
سے درخواست کی آپ نے بھی پہلے
انکار کیا لیکن پھر ان کے اصرار پر اس
شرط کے ساتھ اجازت دی کہ بحری
جنگ میں شرکت کے لئے کسی کو مجبور
نہ کیا جائے جو اپنی خوشی سے جانا
چاہے جا سکتا ہے۔
(ابن اثیر ج ۳ ص ۳)
چنانچہ حصول اجازت کے بعد
امیر معاویہؓ نے بحر روم کے جزیرہ قبرص
پر قبضہ کیا۔ قبرص کی فتح سے امیر معاویہؓ
اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح والی
افریقہ کے حوصلے بڑھ گئے اور انہوں
نے چند برسوں کے اندر اسلامی بیڑے
کو اتنی ترقی دی کہ وہ اس عہد کے
سب سے طاقتور رومی بیڑے سے
بڑھ گیا چنانچہ ۳۳ھ میں جب قیصر روم
نے چھ سو جہازوں کے ساتھ سواحل
شام پر حملہ کیا تو امیر البحر عبداللہ بن
ابی سرح نے رومی بیڑے کو نہایت
فاش شکست دی۔ بحری بیڑے کے
قیام کے بعد بحر روم مسلمانوں کی

ان جیشا من امتی یغزون
البحر قد اوجبوا (بخاری ص ۱۸)
میری امت کے جو لشکر بحری جنگ
لڑیں گے ان کے لئے جنت واجب ہے۔
چنانچہ حضرت ام صائم بنت ثمان
معاویہؓ نے یہ فضیلت حاصل کرنے کے
لئے خچر پر سفر کیا اسی دوران وہ خچر
سے گر کر شہید ہو گئیں اور جنت کی
تمنا پائی۔
تاریخ اسلام میں مولانا ندوی

تاریخ اسلام میں مولانا ندوی

پتہ چنا ہے کہ وہ حضرت علیؑ کی مخالفت نہ کرنا چاہتے تھے۔ بلکہ صرف یہ چاہتے تھے کہ حضرت علیؑ قاتلان عثمان سے بدلہ لے لیں تب وہ ان کی بیعت کریں گے۔

منعصب شیعہ ثولت خاتم المثنین ملا باقر علی مجلسی حق الیقین ص ۱۲۹ اردو پر لکھا ہے۔

”مگر معاویہ فضیلت و مناقب حضرت علیؑ کا منکر نہ تھا اور ماسوائے قتل عثمان میں شریک ہونے کے اور کوئی فتنہ آپ سے منسوب نہ کرنا تھا بلکہ وہ اسی پر قانع تھا کہ حضرت امیر اس کی زیارت بقرار رکھیں اور وہ حضرت کی بیعت کر کے حضرت کی خلافت کا انکار کرے اور لوگ حضرت کے مناقب و فضائل مکر اس کے سامنے ذکر کرتے تھے اور وہ ان کا انکار نہ کرنا تھا (برائے منانا تھا)۔

مگر حضرت علیؑ چند مجبور یوں کی بنا پر نہ خود بدلہ لے سکے نہ قاتل ولی الدم حضرت معاویہؓ کے سپرد کر سکے۔ بلکہ اپنے اجتہاد میں شام میں صفین کے مقام پر شکر کشی کی۔ حضرت معاویہؓ مجبوراً قاتلین عثمان سے لڑنے کی نیت سے سامنے آئے۔ نتیجہ زبردست: عداوت اور نقصان ہوا جس کی واقعاتی تفصیل ہم اپنی کتاب عدالت صحابہؓ اور تحفہ امامیہ میں سپرد قلم کر چکے ہیں۔ بعد میں فیصلہ

حکیم کے تحت حضرت علیؑ اور حضرت معاویہؓ دو متوازن آزاد حکمران بن گئے اور اپنے اپنے علاقوں میں وصولی اخراج، حدود کا نفاذ اور اسلامی انتظامی امور سرانجام دیتے رہے۔ تا آنکہ حضرت علیؑ کی شہادت کے بعد حضرت حسنؓ نے حدیث نبوی کی پیش گوئی کے مصداق حضرت معاویہؓ کو خلافت سپرد کر دی اور ”سید و سرور“ ہونے کا اعزاز پایا۔ اس وقت سے حضرت معاویہؓ تمام مسلمانوں کے متفقہ خلیفہ قرار پائے۔ اس سے پہلے حضرت علیؑ کی ہی برحق خلافت تھی اور حضرت معاویہؓ کی حیثیت عثمانی گورنر کی تھی۔ یہی تمام اہل سنت و الجماعت کا عقیدہ ہے۔

دوران خلافت حضرت امیر معاویہؓ نے ایسے عظیم الشان کارنامے سرانجام دیئے جو تاریخ اسلام اور جزیرۃ العرب کے اوراق پر ابد الابد تک منقش رہیں گے۔

یہ آپ کی ہی سرفروشانہ مساعی کا خوشگوار نتیجہ تھا کہ ولایت شام میں حکومت اسلامیہ کے سرنگام ابوان کو ایسا استحکام اور استواری نصیب ہوئی جس کے ساتھ ٹکرا جانے کے تصور ہی سے رومیوں پر لرزہ طاری ہو جاتا تھا۔ آپ کی مدد گتری رعایا پروری و بردباری سخاوت و فیاضی

شجاعت و جانبازی، نظم و نسق میں کمال، سیاست و تدبیر و جولانی، علم و فضل اور خوف خداوندی کی داستانیں اور اوراق تاریخ پر نقش ہیں۔

آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ، اپنی ہمیشہ ام المومنین ام حبیبہؓ سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے مندرجہ حضرات نے روایت حدیث کی ہے۔

جبر بن عبد اللہ بن جابر، سائب بن یزید کندی، ابن عباسؓ معاویہؓ بن خدیجہ یزید بن جابرؓ، ابوامامہ باہلیؓ، ہشام بن حنیفؓ اور تابعین میں سے ابودریس الخولانیؓ، سعید بن المسیبؓ، قیس بن ابی حازمؓ، عیسیٰ بن طلحہؓ، ابو جعفر حمید بن عبد الرحمن بن عوفؓ محمد بن جبر بن مظہمؓ اور دیگر بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔

آپ بیس سال گورنر رہے اور بیس سال خلیفہ رہے۔

(تہذیب التہذیب ج ۱۰ ترجمہ معاویہ) رجب ۳۰ھ میں علم و سیاست و شرف کا یہ پیکر مجسم اور آفتاب معظم ۶۸ برس کی عمر میں افق دمشق پر غروب ہو گیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه

حضرت معاویہؓ کے فضائل و مناقب

حدیث ۱: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا وَاهْدِيْہ (ترمذی ج ۲ ص ۲۴)

۱۔ اے اللہ اسے عالم کار پر ہادی بنا اور اسے مستقیم پر چلا اور اس کے ذریعے دوسروں کو ہدایت دے۔

اسے امام ترمذی نے باب مناقب معاویہؓ میں ذکر کر کے فرمایا ہے ”یہ حدیث حسن و غریب ہے۔“ ہم اس کے رجال کی توثیق لکھتے ہیں۔

پہلا راوی محمد بن یحییٰ ہے جو امام ترمذی کے استاد اور معلم کے لقب سے مشہور ہیں حافظ ابن حجر عسقلانی تقریب التہذیب ص ۲۲۳ میں اسے طبقہ عاشرہ کا ثقہ حافظ کہتے ہیں۔

دوسرے راوی صحاح ستہ کے مشہور راوی ابومسمر عبدالاعلیٰ بن مسمر الغسانی دمشقی ہیں جو ثقہ فاضل اور دسویں طبقہ کے کبار راویوں سے ہیں۔ (تقریب ص ۱۹۵)

تیسرے راوی سعید بن عبدالعزیز نونفی دمشقی ہیں۔ ثقہ اور امام ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے ان کو اوزاعیؓ کے برابر کہا ہے اور ابومسمر سے اوزاعیؓ پر بھی فوقیت دیتے ہیں طبقہ سابعہ سے ہیں۔ (تقریب)

چوتھے راوی ربیعہ بن یزید دمشقی طبقہ رابعہ کے ثقہ اور عابد تھے۔ (تقریب)

تیسرا راوی عمرو بن واقد ہے۔ پانچویں راوی حضرت عبدالرحمن بن ابی عمیر ازدی ہیں حص میں رہائش

کر لی تھی علامہ ترمذی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ (ج ۲ ص ۲۴)

جب یہ روایت بڑے ثقہ اور فضلاء و ائمہ جیسے راویوں سے مروی ہے تو اس کے صحیح ہونے میں کیا شک ہے۔ امام ترمذی کا حسن کننا صحیح کے ساتھ جوت رہتا ہے وہ کئی جگہ فرماتے ہیں۔ ہذا حدیث حسن صحیح۔

حدیث ۲: حضرت عمرؓ نے جب حضرت معاویہؓ کو گورنر بنایا تو ایک شخص کے کچھ کہنے پر فرمایا۔ معاویہؓ کا نام ادب اور بھلائی سے ہی لکھو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ معاویہؓ کے متعلق فرمایا:

اللَّهُمَّ اهْدِهِ وَاهْدِيْہ (ترمذی ج ۲ ص ۲۴)

اے اللہ اسے ہدایت دے اور اس کے ذریعے لوگوں کو بھی ہدایت دے۔ اس حدیث کا پہلا راوی محمد بن یحییٰ ہے جس کا ترجمہ اوپر گذرا ہے۔

دوسرا راوی عبداللہ بن محمد نفیلی ہے جو دسویں طبقہ کے کبار میں ثقہ اور حافظ تھے۔ ۲۳۷ھ میں وفات پائی۔ (تقریب)

تیسرا راوی عمرو بن واقد ہے۔ ترمذی کی علامت کے ساتھ اس کا ترجمہ تقریب میں نہیں ہے۔ البتہ

تہذیب میں اسے اکثر علماء نے متروک کہا ہے۔ امام نسائی نے توثیق کی ہے۔ چوتھا راوی ابوسلمہ بن حلیس ہے یہ تیسرے طبقہ کے ثقہ عابد اور طویل العمر تھے ۳۲ھ میں وفات پائی۔

(تقریب ص ۲۹) پانچویں راوی ابودریس الخولانی ہیں جن کا نام عائد اللہ ہے جنین کے دن عہد نبوی میں پیدا ہوئے کبار صحابہؓ سے احادیث روایت کی ہیں۔ سعید بن عبدالعزیز کہتے ہیں کہ ابوالدرداءؓ صحابی کے بعد اہل شام کے بڑے عالم تھے (تقریب ص ۱۶۳)

چھٹے راوی امیر المومنین عمر بن الخطاب الفاروقؓ ہیں جن پر خدا و رسولؐ کو بھی ناز ہے۔

عمرو بن واقد کے مختلف نبی ہونے کی وجہ سے، اسے بالا روایت کا مؤید سمجھا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں جبکہ باقی راوی اعلیٰ درجے کے ثقہ اور منبر ہیں۔ بہر حال یہ حدیث بھی حسن اور قابل اعتماد ہے۔ حضرت معاویہؓ کے ہادی اور مہدی ہونے پر مسند احمد ج ۲ ص ۱۲۸ میں عرابض بن معاویہ کی اس حدیث سے بھی استدلال درست ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ نے ایک خواب دیکھا کہ آپ سے ایک نور خارج ہوا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

۲۔ جلیل القدر جامع ہستی عبداللہ بن
مبارک نے اس کے جواب میں فرمایا۔
اللہ کی قسم جو غبار حضرت معاویہؓ
کے گھوڑے کی ناک میں معیت رسول
میں داخل ہوا وہ عمر بن عبدالعزیزؓ سے
نیز مرتبہ افضل ہے کیونکہ حضرت معاویہؓ

علماء حق کا اتحاد وقت کی اہم ضرورت

ملک میں اس وقت قوم کو جن حالات کا سامنا ہے۔ ان میں ملکی استحکام اور باہمی اخوت کے لئے، ملک و ملت کی خیر خواہی کے لئے علماء حق کا باہمی اتحاد انتہائی ضروری ہے کیونکہ اسلامی آئین کے نفاذ اور معاشرے کی اصلاح کے لئے علماء حق کا کردار ناقابل فرہوش ہے۔ پاک و ہند کی آزادی کے بعد پاکستان میں اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے ہر دور میں عوام اور علماء کی جدوجہد کو ہر فرد نے سراہا ہے۔ ملکی استحکام کے سلسلے میں بھی ہر تحریک اور قومی اسمبلی تک پاکستانی عوام کی ترجمانی کا فریضہ بھی علماء حق نے ہی انجام دیا ہے جس سے لوگوں میں حوصلہ پیدا ہوا اور انہوں نے اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے علماء سے بھرپور تعاون کر کے اپنے حقوق اور مطالبات تسلیم کرائے۔ علماء کی تحریک ختم نبوت ہو یا سلسلہ۔ اسلامی آئین کے نفاذ کی بات سلسلہ کی تحریک جمہوریت ہو یا سلسلہ کی قادیانیوں کی اقلیت تحریک

یا سلسلہ نظام مسطح تحریک کی قربانیوں کا تذکرہ۔ علماء حق کی قیادت عوام کی رہنمائی کے لئے پیش پیش ہے۔ اب جبکہ ملک میں قومی اور صوبائی انتخابات ہو چکے ہیں۔ علماء حق کے نمائندے قومی اور صوبائی اسمبلی میں عوام کی ترجمانی کے لئے منتخب ہو چکے ہیں اور وہ اپنی ذمہ داری پوری فرمائیں گے اور ماضی کی شاندار روایات کو قائم رکھیں گے۔ اس وقت اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ علماء حق اپنی متحدہ ایک تنظیم سے وابستہ ہو جائیں اور اپنی علیحدہ چھوٹی تنظیموں کو بڑی جماعتوں میں ضم کر دیں۔ کیونکہ علماء حق کے باہمی اختلافات سے عوام میں بددلی پیدا ہوتی ہے اور وہ ذہنی طور پر پریشان ہو جاتے ہیں۔ اور کوئی تعمیری فکر اور سوچ مستقبل کے لئے لائحہ عمل تیار نہیں کر پاتے۔ گزشتہ چند سالوں سے ملک کی بڑی دینی سیاسی تنظیموں میں جو اختلافات ہوئے وہ بہت ہی نقصان دہ ثابت ہوئے اور اس

محترم المقام جناب مدیر ہفت روزہ ندام الدین لاہور
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

براہ کرم ایک مظلومہ خاتون کی فریاد رسی کے سلسلہ میں درج ذیل استفادہ اپنے مؤثر جریدہ میں شائع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک نوجوان فیملی کورٹ میں دیدہ و دانستہ جھوٹ بولتے ہوئے اپنی منکوحہ و مذکورہ بیوی کے متعلق حلف برقرار دیتا ہے کہ مدعیہ میری بیوی نہیں ہے اور نہ ہی میرے ساتھ حقوق زوجیت ادا کرتی رہی لہذا ج فیملی کورٹ نے اس کی بیوی کا دعویٰ نان ونفقہ خارج کر دیا ہے۔

۱۔ شرعاً اس دروغ حلفی جھوٹ اور افتراء کی کوئی سزا ہے یا معاملہ صرف خدا تعالیٰ کے سپرد کر دینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ خود انتقام لے گا۔

۲۔ نکاح فارم، نکاح کے گواہ اور حق مہر رجسٹری شدہ تمثیل نامہ کی موجودگی میں صریحاً جھوٹ پر حلف برقراران سے نکاح فسخ ہو گیا ہے یا نہیں۔

۳۔ اگر طلاق واقع ہو گئی ہے تو یہ طلاق رجعی ہوگی یا قطعی۔

۴۔ عدت طلاق کب سے شروع ہوگی۔

۵۔ بصورت دیگر وہ لڑکا اپنے اس فعل پر نادم ہو کر توبہ کرے تو دوبارہ اسے اپنے گھر لاسکتا ہے یا نہیں۔

۶۔ اس کے حق مہر اور سامان جہیز کے لئے کیا حکم ہے بیوا تو اجروا المستفتی۔ فقیر عبدالواحد یحیٰی المحرم پینٹر مکان ۲۴ قلعہ سادات دہلی گڑھ، ملتان

دینی مسائل

الجواب باسم ملہم الصواب

۱۔ جھوٹ بولنا اور جھوٹ قسم کھانا سخت گناہ کی بات ہے اگر توبہ نہ کرے اور کسی نکتہ کا اندیشہ نہ ہو تو برادری ولے یا علاقے ولے اس کو مختلف طریقوں سے توبہ کرنے پر آمادہ کر سکتے ہیں اور مجبور کر سکتے ہیں۔

۲۔ یہ کہنا کہ مدعیہ میری بیوی نہیں ہے الفاظ کفریہ میں سے ہے اگر طلاق کی نیت نہ کی تھی تو طلاق نہیں پڑی اور اگر طلاق کی نیت کی تھی تو ایک طلاق رجعی پڑ گئی۔ کَمَا فِي الْكُتُبِ وَتَطْلُقُ بِلَا شَرْعٍ وَلَا شَرَاءٍ وَلَا كَيْفٍ بِذَوِجٍ إِنَّ لَوُيَ طَلَّاقًا۔

۳۔ یہ طلاق رجعی ہوگی کَمَا فِي الْكُتُبِ وَتَطْلُقُ بِلَا شَرْعٍ وَلَا كَيْفٍ بِذَوِجٍ إِنَّ لَوُيَ طَلَّاقًا۔

۴۔ جب یہ قول کما اسی ذلت سے عدت طلاق کی مدت کا شمار ہوگا۔

۵۔ اگر عدت کے دوران ارادہ کرے تو بس ویسے ہی رکھ سکتا ہے اور اگر عدت گزر چکی ہے تو دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔

۶۔ مہر اور ہر وہ سامان جو لڑکی کی ملکیت ہے لڑکی کو اس کے لینے کا حق ہے۔

دستخط مولانا مفتی عبدالواحد صاحب جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور۔ ۱۲ جنوری ۱۳۸۷ھ

زندگی بے بندگی شرمندگی

تبصرہ

نام کتاب — تحریک ختم نبوت کا آخری باب
مرتب — جانبار مرزا

قیمت — ۲۵ روپے صرف

ملنے کا پتہ — مکتبہ تبصرہ، گلشن کالونی بادامی باغ لاہور
زیر نظر کتاب مشہور مؤرخ اور جنگ آزادی کے
منار سپاہی جناب جانبار مرزا کی تازہ ترین تصنیف ہے۔
فاضل مصنف کسی ذاتی لغات کے محتاج نہیں۔ اس بہادر
اور درویش صفت انسان کی ساری زندگی مصائب و آلام
کا شکار رہی ہے۔ اس کی زندگی کے سہری چودہ سال
پس دیوار زندان گذرے ہیں وہ چاہتا تو روایتی لیڈروں
کی طرح بنگلے تعمیر کرتا اور لمبی لمبی کاروں میں گھومتا پھرتا۔
لیکن جانبار مرزا اس شخصیت کا نام ہے۔ جو ساری زندگی
نہ جھکا اور نہ بکا۔

فاضل مصنف نے نامساعد حالات کے باوجود
وہ کام کر دکھایا ہے جو بڑی بڑی انجمنیں اور نامور
ادارے بھی نہیں کر پائے۔ تحریر کے میدان میں اور
کتابوں کے علاوہ "کاروان اثر" موصوف کا سنہری
کارنامہ ہے۔ وہ تاریخی حوالوں اور حقائق کو ڈھونڈنے
میں اس طرح کھوجاتے ہیں جس طرح بچہ اپنے کھلونوں میں
مگن ہو جاتا ہے۔ تاریخ مرتب کرنا جان جوکھوں کا کام
ہے اور یہی بیڑا جانبار مرزا ایسے باہمت لوگ ہی اٹھا
سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرزا صاحب کو صحت و تندرستی کے
ساتھ ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ (آمین)

زیر نظر کتاب "تحریک ختم نبوت کا آخری باب" شریعت
کورٹ کے اس فیصلے کی مکمل رویداد ہے جو حال ہی میں

قادیانیوں کی رٹ پٹیشن کے لئے قائم کی گئی تھی۔ یہ رٹ
پٹیشن اس آرڈی ٹس کے خلاف دائر کی گئی ہے جس کے
نحت صدر مملکت نے قادیانیوں کو مسلمانوں کے لئے
مخصوص علامات استعمال کرنے سے روک دیا تھا۔ فاضل
عدالت نے مسلمانوں اور قادیانیوں کے وکلاء اور اصحاب
الرائے حضرات کے مکمل اور مفصل دلائل سننے کے بعد یہ
فیصلہ دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی، مکار، عیار اور بے ایمان
شخص تھا۔ اس فیصلے کی مکمل رویداد ہر مسلمان کے پاس
ہونا ضروری ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کو جانبار مرزا کی
تازہ تالیف "ختم نبوت کا آخری باب" کا مطالعہ ضرور
کرنا چاہئے۔

نام کتاب — اربعین نبوی

مؤلف — مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہ

عام ہدیہ — تین روپے — طلباء مدارس دینیہ و سکول کالج کیلئے دو روپے
ملنے کا پتہ — حافظ محمد نسیم، مدرس و ناظم مدرسہ عربیہ نجی المدارس
کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں

زیر نظر کتابچہ ان چالیس احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
پر مشتمل ہے جو مشہور صحابی حضرت سلمان فارسی سے
روایت ہیں۔ اسے حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہ
شیخ الحدیث والتفسیر مدرسہ عربیہ نجی المدارس کلاچی نے
مرتب کیا ہے۔ ہر حدیث کے ساتھ محققانہ مختصر تشریح
بھی درج کر دی گئی ہے۔ قارئین کرام کے لئے یہ کتابچہ
انشاء اللہ العزیز مفید ثابت ہوگا۔ کتابچہ کے آخر میں چند اہم
وعائیں، مفید نصائح اور ضروری وصایا بھی درج ہیں۔

آپ کے خطوط

ممبران اسمبلی کے نام!

محترم المقام "نومنتخب ممبران اسمبلی" زید مجدکم

السلام علیکم۔ آپ پر آپ
کے مقام اور منصب کے اعتبار
سے ملک و ملت کی خیر خواہی اور
بھلائی کی ایک بہت بڑی ذمہ داری
عائد ہوتی ہے جس کا محسوس کرنا
اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اسے چینی نظر
رکھنا آپ کے لئے از بس ضروری ہے۔
میرے نزدیک ہمارے محبوب
ملک کو جتنا نقصان ہمارے باہمی
افتراق و انتشار سے پہنچا ہے
اس قدر شدید نقصان آج ملک
کسی بڑے سے بڑے دشمن سے
بھی نہیں پہنچا۔
اب جبکہ پاکستان اور اہل پاکستان
ایک نئے دور کا آغاز کر رہے ہیں
تو بہت ضروری ہے کہ قومی اور
ملی وحدت کو پارہ پارہ کرنے والی
سازشوں اور تحریکوں کا سختی سے
نوس لیا جاتا رہے اور ہر قیمت پر
بہر صورت قومی اور ملی اتحاد کو
برقرار رکھا جائے۔ بد قسمتی سے
کچھ لوگ ابتداءً پاکستان بلکہ اس
سے بھی بہت پہلے سے تفریق بین المسلمین

اور فتنہ تکفیر کو اپنا شعار اور شیوہ
بنائے ہوئے ہیں۔ بھلا اس ملک
میں صوبائی عصبیت، انسانی و نظریاتی
اختلافات رکھنے والی درجنوں تحریک
موجود ہوں وہاں اگر نا لسنہ جہالت
اور خود غرضی پر مبنی شیعہ سنی، مقلد
غیر مقلد اور بریلوی اور دیوبندی

تنازعات کو بند نہ کیا گیا تو یہ
جھگڑے بالآخر پاکستان کی سلامتی کے
لئے ایک عظیم خطرہ ثابت ہو سکتے
ہیں۔ لہذا یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔
کہ آپ ان فتنہ پردازوں اور مفسدوں
کا محاسبہ کرتے رہیں۔

منفعت ایک سماں قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا بنی دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی، شران بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
دعا گو، امیر علی قربشی
مال مقیم: پورہین اسلامک سن
۲۲ رابرٹس روڈ ڈانکاسٹر انگلینڈ

ہو نہ مہب سے بیگانہ ہے اس خان کا خالی خانہ ہے
اس شخص کو کوئی کیا سمجھے پاگل ہے یا دیوانہ ہے
یہ بھرتا رہا فضاؤں میں نہ دھوپ میں اور نہ چھاؤں میں
کیا دین کی کیا دنیا کی خبر؟ کب جینا کب مر جانا ہے
یہ پاکستان کے شہری ہیں؟ کیوں ان کی زبانیں زہری ہیں
یہ کمیونزم کے حامی ہیں، اسلام کو کب پہچانا ہے
یہ مذہب سے بیزار بھی ہیں اور ملت کے سردار بھی ہیں
میںانہ ان کا فرنگی ہے اور انگریزی پیمانہ ہے
یہ اپنے زعم باطل میں رہ رہے ہیں ملت بیضا کے
پر یہ تو بتائیں ہم کو ذرا کس نے انہیں لیڈر مانا ہے
ہیں جلیل قصوری کے رہبر مولانا عبید اللہ انور
جو ان کی باتیں مانے گا اس کو جنت میں جانا ہے

ایک نئے دور کا آغاز کر رہے ہیں

طبی مشورے

جوارش فرحت کا کرشمہ

سے، آپ کی جوارش فرحت مل گئی۔ استعمال کی۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میں بالکل صحتیاب ہو گیا ہوں۔ آپ کی صحت درازی عمر امن اور سکون کی دعا کرتا ہوں۔ (آمین)، آپ کی دوا جوارش فرحت کو میں جادو تو نہیں کہوں گا کیونکہ وہ تو حرام ہے مگر طب یونانی کا شاہکار کہوں گا۔ قبض بالکل ختم گندے خواب، باطل خیالات سب ختم، اب تو نیند بھی خوب آتی ہے۔ ۱۶ فروری سے پہلے سائیکل نہیں چلا سکتا تھا۔ اب ایک آدمی پیچھے بٹھا کہ سائیکل چلاتا ہوں۔ پارسل کے ساتھ جو خط آیا تھا اُسے سنبھال کر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالی کے اُس نوازش نامے کے ساتھ رکھ دیا ہے جو حضرت نے اپنے دست مبارک سے اس بندہ کو ۱۹۶۵ء میں تحریر فرمایا تھا۔ اگر مزید دوائی کی ضرورت ہے تو ایک پارسل اور بھیج دیں۔

ویسے تو میں تندرست بلکہ جوان ہو گیا ہوں۔ (حوالہ فرشتی خان اکاڑہ) ج : جوارش فرحت کی تعریف کا شکریہ! یہ تو محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے ورنہ یہ پہچان اس لائق کہاں؟ حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی کی دعاؤں کی برکت ہے۔ مزید دوائی کی ضرورت تو نہیں مزید جوارش فرحت موسم سرما میں استعمال فرمائیے گا یا جیسے ارشاد ہو تعمیل ہوگی۔

سوزش امعاء

سے : بندہ کو ہر وقت صرف دائیں طرف جگر سے نیچے آنتوں میں معمولی درد رہتا ہے جو کبھی مددہ اور جگر کے درمیان بھی ہوتا ہے اور کبھی دائیں آنت میں چلا جاتا ہے۔ ایک ڈاکٹر کو دکھایا۔ انہوں نے آنتوں کی سوزش قرار دیا۔ حکیموں کو دکھایا انہوں نے

براہ راست جواب کے خواہش مند
حضرات جوابی لغافہ سرور بھیجیں۔

حکیم آزاد شیرازی اندرون شیر نوال گٹ لاہور

ریج بنایا۔ کوئی اچھا سانس تجویز کریں۔ عمر ۳۰ سال ہے باقی صحت ٹھیک ہے۔ (محمد ارشد، رشید دوا خانہ، چلیوٹ) ج : اگر قبض رہتی ہے تو ریج کا امکان ہے۔ اگر پیچش کی شکایت ہے تو سوزش کا اندیشہ ہے۔ قبض کی صورت میں جب کب نہ شادی دو دو مکبہ دن میں تین مرتبہ صبح دوپہر شام بعد از طعام کھائیں۔ سوزش کی صورت میں جوارش کمونی اور جوارش مصطلکی ۳ ماشہ کھائیں۔ تین بار استعمال کریں۔ انشاء اللہ صحت ہوگی۔

لکنت

سے : تقریباً چار پانچ سال سے میری زبان میں لکنت ہے کوئی علاج بتائیں۔ (عاشق حسین لاشاری، نواب شاہ سندھ) ج : خدام الدین کے کسی گزشتہ شمارے میں لکنت کے نسخے شائع ہوئے

صدیق اکبر

سید عطار الرحمن جعفری
لی ۱۱۷ (آنر)

صدائقوں کا مصدق وہ مومن سے اول وہ حق شناس وہ حق بین حق گزار نبی شرف ملا جسے صدیقیت کا وہ بوبکر حقیقتوں کا شناسا وہ حق شعار نبی خدا نے جس کو کہا صاحب رسول اللہ رفیق راہ محبت وہ یار غار نبی جو قبل و بعد نبوت ہمیشہ ساتھ رہا حبیب سرور کو نین دوستانہ نبی وہ سارا مال نہ کیوں رکھ دے لاکھ قدموں میں جو دین حق کا سپاہی ہو جاں سپا رہی وہ زبیب مسند ایمان، خلیفۃ اسلام عطا کیا ہے جسے حق نے اقتدار نبی

بقیہ : حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو رسول اللہ نے جب مع اللہ من حمدہ کہا تو حضرت معاویہ نے رہنایک الحمد (اے ہمارے رب سب تعریف تیری ہی ہے) اس بڑا تم

کیا ہو سکتا ہے۔ ۳۰ فیلسوف ہند حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں۔ جاننا چاہئے کہ حضرت معاویہ بن سفیان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محترم اور بڑے صاحب فضیلت صحابی تھے اور صحابہ میں ایک خاص مقام رکھتے

خانہ نوال اور کبیر والا

خدام الدین ملنے کے پتے

- ۱۔ مولوی مقبول احمد مولوی عبید اللہ انور دارالعلوم عید گاہ کبیر والا
- ۲۔ مجاہد کتاب گھر، ککڑ پٹہ روڈ کبیر والا
- ۳۔ حفیظ کتاب گھر، مخدوم پور روڈ کبیر والا
- ۴۔ مولانا منظور الحق صاحب جامع مسجد مہاجرین ککڑ پٹہ کبیر والا
- ۵۔ مولانا عبدالغفور صاحب جامعہ قاسمیہ پل بارہ میل کبیر والا
- ۶۔ کتب خانہ صدیقیہ کچہری بازار خانہ نوال
- ۷۔ کتب خانہ فاروقیہ سینما روڈ خانہ نوال
- ۸۔ جامع مسجد غلامنڈی خانہ نوال
- ۹۔ مولانا محمد شریف صاحب لال مسجد بلاک ۱ خانہ نوال
- ۱۰۔ تبلیغی مرکز بلال مسجد خانہ نوال
- ۱۱۔ مولوی محمد سعید صاحب فاضل شاہ کبیر والا
- ۱۲۔ مولوی کفایت اللہ صاحب ممدان کبیر والا

تھے کبھی ان کے حق میں بدی نہ رکھنا اور آپ کی بدگوئی کر کے گمراہی میں نہ گمرا۔ تاکہ فعل حرام کے مرتکب نہ